اضافہ شدہ ایڈیشن

فرقہ بریلویت

پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

تالیف

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ناشر
مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا
0321-6353540

فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

تالیف

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

نام کتاب ـــــــــ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

مصنف ـــــــــ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

صفحات ـــــــــ 672

تعداد ـــــــــ 1100

تاریخ طبع پنجم ـــــــــ اگست 2012ء

ملنے کے پتے

دار الایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0321-4602218

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
www.ahnafmedia.com,www.alittehaad.org
markazhanfi@gmail.com,

باب دوم

فرقہ بریلویہ
کے
مخصوص عقائد

ان آیات سے پتہ چلا کہ بشر کو حقارت سے دیکھنا اور اسے نوری مخلوق کے مقابلے میں ادنیٰ سمجھنا یہ عملِ شیطان ہے جس میں اس دور کے اہل بدعت گرفتار ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت آدم علیہ السلام میں اللہ نے اپنی روح ڈالی تھی۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں کسی نے روح من روح اللہ کا عقیدہ اختیار نہ کیا تھا۔ یہ روح آدم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت اضافت تشریفی ہے اور وہ اللہ کی پیدا کردہ خاص روح تھی جو اللہ نے آدم علیہ السلام میں پھونکی خالق خود روح نہیں۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے بشر کو خلقت بخشی اسے پیدا کر کے پھر اس پر اپنا نور ڈالا یہ نور بھی اللہ کا پیدا کردہ تھا ایک خاص شان کا نور تھا۔ مگر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں کسی نے نور من نور اللہ کا عقیدہ اختیار نہ کیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام خلقت میں بشر تھے صفت میں اس اترنے والے نور سے راہ پا گئے پس حضرت آدم علیہ السلام کی بشریت میں جو نوع و ذات کے اعتبار سے تھا اور ان کے نور ہدایت ہونے میں (جو بطور صفت انہیں ملا) کوئی تعارض نہ رہا۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت آدم علیہ السلام سے تسلسل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم ہوا کہ اپنی بشریت کا اعلان کریں اور بشریت بھی وہی جو حضرت آدم علیہ السلام کی جملہ اولاد کی ہے البتہ اس اولاد میں آپ ایک محسوس امتیاز کے حامل ہیں کہ آپ پر وحی آتی ہے جو اوروں پر نہیں آتی ارشاد ہوا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ16، الکہف110)

''آپ کہہ دیں میں اس کے سوا نہیں کہ بشر ہوں جیسے تم۔ وحی آتی ہے مجھ پر معبود تمہارا ایک معبود ہے۔''

یہ نصِ صریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوع بشر سے ہیں جیسے اور انسان اس نوع سے ہیں ہاں آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نص کا منکر نہ ہوگا مگر وہی جو کافر ہو۔ مسلمان کی تو جرأت نہیں کہ وہ نص صریح کا منکر ٹھہرے۔

یہ عقیدہ کافروں کا تھا کہ بشر نبی نہیں ہو سکتا بشر ایک معمولی مخلوق ہے بھلا اس پر نبوت کیسے آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا اور حضور کو حکم دیا کہ اپنی بشریت اور رسالت دونوں کا ایک اعلان کریں اور ان دو میں ہرگز کوئی تضاد نہیں۔ بشریت میں آپ جملہ بنی آدم کے ساتھ شریک ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں۔

انبیاء کو بشر کہنے کے دو پیرایوں میں کھلا فرق:

انبیاء کرام کو اعتقاداً بشر ماننا اور اظہار عقیدہ میں انہیں بشر کہنا یہ ایک پیرایہ بیان ہے دوسرے انہیں بشر کہہ کر بلانا یہ دوسرا پیرایہ ہے جب کسی کو بلانا ہو تو اسے اس کی امتیازی شان سے بلایا جاتا ہے ذات کے درجے سے نہیں۔

بریلوی علماء جب اپنے عوام سے مخاطب ہوتے ہیں تو اس دوسرے پیرائے سے کہتے ہیں کہ انبیاء کو بشر کہنا بے ادبی ہے اور عوام بے چارے بات سمجھ نہیں پاتے۔ وہ یہ عقیدہ لے کر اٹھتے ہیں کہ انبیاء کی بشریت کا عقیدہ درست نہیں، اور خطیب کی زد میں آکر محروم الایمان ہو کر مسجد سے نکلتے ہیں۔ بریلوی علماء کی اپنے عوام کو محروم الایمان کرنے کی یہ روش انتہائی لائق افسوس ہے۔

کیا پیغمبروں کو بشر کہنے والے کافر ہو گئے تھے؟

آپ بریلویوں کو عام کہتے سنیں گے کہ پیغمبروں کو کافروں نے بشر کہا تھا یہ غلط ہے ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کسی نے انہیں پیغمبر مان کر پھر بشر کہا ہو اور اس پر وہ کافر ہو گئے ہوں وہ جو انہیں بشر کہتے تھے انکار رسالت کے لیے کہتے تھے نبی مان کر نہیں وہ بشریت اور رسالت میں تضاد کے قائل تھے۔ وہ کہتے تھے

اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا

(پ28، التغابن6)

سو ان پر یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا ہے کہ وہ انہیں پیغمبر تسلیم کر کے انہیں بشر کہتے تھے۔ علماء اہل سنت انبیاء کو انبیاء مان کر ان کی بشریت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور وہ کافر انہیں نبی مانے بغیر بشر کہتے تھے۔ اور اس طرح ان کی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ ان دونوں صورتوں کو ایک ساتھ ملانا اور اسے اپنے انکار بشریت کا زینہ بنانا صرف انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو خدا سے بالکل بے خوف ہوں اور نہ آخرت کے قائل ہوں اور نہ وہ کسی حساب و کتاب پر یقین رکھتے ہوں۔

بشریت انسان کے معنی میں:

قرآن کریم میں لفظ بشر اور انسان ایک معنی میں آتے ہیں حضرت مریم کو فرشتوں نے کہا کہ تو جب بچے کو ساتھ لے کر چلے اور رستے میں تو کسی انسان کو دیکھے جو اس پر تعجب کر رہا ہو تو اشارے سے کہہ دینا کہ میں آج کسی انسان سے ہم کلام ہونے کی نہیں۔ اس موقعہ پر قرآن نے یہ دونوں لفظ بشر اور انسان ایک ساتھ ایک سیاق میں ذکر فرمائے ہیں۔ دیکھئے